

طَبِيبُ الْأَمْعَانِ

فِي تَعْدَدِ الْجَهَاتِ وَالْأَبْدَانِ

شِيخُ الْإِسْلَامِ إِمامُ أَهْلِ السَّنَةِ وَاجْمَاعُ الْعَالَمِ الْمَجْدُودِ

الإِمامُ أَحْمَدُ رَضَا خَانُ الْحَنْفِيُّ الْقَادِرِيُّ الْبَرِيلُوِيُّ

١٢٧٢ - ١٣٤٠ هـ



ضروری نوٹ



فتاویٰ رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبدالستار سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 صفحیں جلدیوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاویٰ کا مصورہ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاؤشوں سے اونلائن پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتہک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاوں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مسامی جیلے کے سبب فتاویٰ مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاً حم الہ احسنالجزاء

رسالہ

طیب الامان فی تعداد الجهات والابدان

(جمتوں اور بدنوں کے تعداد کے بارے میں انتہائی گھرائی میں بہترین نظر کرنا)

www.alahazratnetwork.org

مشہد مسلم ۲۶ ذی الحجه ۱۳۱۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس سلسلہ میں کہ زید کے دو بھائی تھے عمر و دیکھ اور دو بھنیں ہندہ و عمرہ، عمرہ کے دختر لیلے کے ایک پسر خالد ہوا اور عمرہ کے پسر ولید کے ایک دختر سلمی ہوتی خالد و سلمی سے ایک دختر سعاد اور ایک پسر سعید پیدا ہوئے بھر کی پوتی جمیلہ بنت حمید بن بکر کا نکاح رشید بن فرمید بن ہندہ خواہر زید سے ہوا جن کی ایک دختر حسینہ ہے۔ رشید کا دوسرا نکاح اس کے چچا مجید بن ہندہ کی دختر حسن آراء سے ہوا ان دونوں کے ایک دختر لکھڑہ پیدا ہوتی، حسن آراء نے انتقال رشید کے بعد اپنی چھپی محبوہ بنت ہندہ کے پسر محبوب بن مطلوب بن عمرہ خواہر زید سے نکاح کیا جس سے ایک پسر کلفام پیدا ہوا، محبوب و مطلوب کی ایک دختر حبیبة بنتی حسین کی دختر شہناز ہے، اب زید نے انتقال کیا اور صرف ایک زوجہ حمین آراء اور یہی سعاد و سعید و حسینہ و لکھڑہ و کلفام و شہناز اس کے وارث ہوئے۔ اس صورت میں ترک زید کا شرعاً کس طرح منقسم ہوئا؟ بینوا توحید و ایمان فرمائیے اجر و ثواب دیئے جاؤ گے۔ ت)

الجواب

تصویر صورت سوال اور بر تقدیر اجتماع شریعت معلومہ توریث تقسیم مال اس
حال و منوال پر ہے :

مسلمہ ۳۴۲ × ۱۲ = ۴۰۳۲ زید

زوج	اخ عمرو	اخ بکر	اخ هنده	اخت عمرہ	
بنت سلیلی	ابن ولید	ابن حمید	ابن فرید	ابن مجید	بنت محبوبہ این مطہرہ
ابن خالد	بنت سلمی	بنت حمیلہ	ابن شرید	بنت حسن آرا	ابن محبوبہ بنت حبیبہ
چمن آرا	بنت سعاد	ابن سعید	بنت حسینہ	بنت پھرہ	ابن گلفام بنت شہناز
۱۰۰۸	۳۵۵	۹۱۰	۵۶۰	۲۸۸	۴۰۳

اب اول یہ سمجھنا چاہئے کہ ان میں پانچ ورزشہ کو زید استہ و دو درستہ ہیں اور گلفام کو تین۔ سعاد بنت ابا بنت الاخ بھی ہے اور بنت بنت ابا الاخ بھی لیعنی بھتیجی کی پوتی اور بھتیجی کی نواسی۔ یونہی سعید بھی یہی دو درستہ رکھتا اور بھتیجی کا پوتا بھتیجی کا نواسا ہے۔ حسینہ بنت بنت ابا الاخ اور بنت ابا ابا الاخت ہے لیعنی بھتیجی کی نواسی اور بجا بھنگے کی پوتی۔ گلپھرہ بنت ابا ابا الاخت اور بنت بنت ابا الاخت ہے لیعنی ایک بجا بھنگے کی پوتی دوسرے کی نواسی۔ شہناز بنت بنت بنت الاخت اور بنت بنت ابا الاخت ہے لیعنی ایک بجا بھنگی اور ایک بجا بھنگے دونوں کی نواسی۔ گلفام ابا بنت ابا الاخت اور ابا ابا بنت ابا الاخت اور ابا ابا ابا الاخت ہے لیعنی ایک بجا بھنگے اور ایک بجا بھنگی دونوں کا پوتا اور ایک بجا بھنگے کا نواسا۔ اور ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے کہ متعدد قرابتوں اپنی ہر قرابت کی رو سے حصہ پائے گا مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ تعدد جمادات کا خود فروع لیعنی بطن زندہ میں اعتبار فرماتے ہیں تو ان کے زدیک گویا گلفام تین وارث ہے اور باقی دو دو، اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ تعدد جمادات فروع کو ان کے اصول میں ملحوظ فرماتے ہیں اس کی صورتیں دو ہیں ایک یہ کہ فروع متعدد الجمادات اصول متعددہ کی فرع ہو جیسے حسینہ کہ اس کے دو درستہ بکر و ہنسہ دو اصول مختلفہ سے ہیں یا شہناز کہ ہستہ و عمرہ دونوں کی طرف سے قرابت دار ہے جبکہ

اصول میں اعتبار جہات یوں حاصل کر جب وہ ہر اصل اس فرع کے لحاظ سے تقسیم میں طوفا رہی
ہر جہت قرابت لحاظ میں آگئی اور ہر جہت کا حصہ اس وارث نے جمع کر لیا کتبِ متد او لمجا اس
وقت فیر کے پیش نظر ہیں ان میں اعتبار تعداد جہات فی الاصول کی زیادہ تصریح نہیں اور مثال جس
نے دی اسی صورت خاصہ کی دی۔ صورت دوم یہ کہ اس فرع کو ایک ہی اصل کے ذریعہ سے
میت کے ساتھ دو رشتے ہوں جیسے سعاد و سعید کہ ان کے دو قوی علاقے بذریعہ شخص و واحد اعنی
عمر کے ہیں۔ یونہی گلہرہ و گلفام کو بذریعہ ہندہ اگرچہ گلفام کو ایک رشتہ اصل دیگر عمرہ کی طرف سے بھی
ہے اس صورت کی تصریح مثال اس وقت نظر میں نہیں۔

وَإِنَا أَقُولُ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ (اور میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کتا ہوں۔ ت) مانحن
فیہ میں اعتبار تعداد جہات فی الاصول کا مطلب یہ ہے کہ ایسی فرع کی اصل کو اصول متعددہ بعد
جہات حاصلہ بذریعہ فرع مذکور سمجھا جائے، مثلاً صورت مذکورہ میں عمر و بیان اس سعاد کہ ذات جہتین
ہے دو بھائی ہے تیر بیان اس سعید بھی ایسا ہی ہے تو لحاظ جہات لحاظ ابدان کا اجتماع عسر و کو
چار بھائی کر دے گا اور ہندہ بیان اس جہات گلہرہ دو بن ہے اور اسی طرح بیان اس جہات گلفام
اور بیان اس جہات بدین حسینہ و شہناز ایک ایک بین تزوہ مجموع چھ بین ہے اور عمرہ میں صرف تعداد
ابدان گلفام و شہناز ہے تعداد جہات نہیں کہ یہ دونوں اگرچہ جہات عدیدہ رکھتے ہیں مگر زبذریعہ
تہما عمرہ تزوہ صرف دو بین ہے اور بھر جس کی فرع میں نہ تعداد بدک ہے نہ اسی کے ذریعے
سے تعداد جہات تنہما ایک بھائی ہے تو بین اول میں موجود اور پانچ بھائی اور آٹھ بھائیں ہیں۔

اور اس پر دلیل جیسا کہ اس عبد ضعیف پر
ظاہر ہوتی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ خوب
جانتا ہے، یہ ہے کہ جتوں کا متعدد ہوتا
اشخاص کے تعداد کو ثابت کرتا ہے اگرچہ
حکمی طور پر ہو۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ امام ابو یوسف
علیہ الرحمہ نے جب فروع میں جتوں کے متعدد
ہونے کا اعتبار کیا تو ہر دو جتوں والی فروع
کو دو فروعوں کی طرح بنایا جیسا کہ اس پر
تمام مشائخ نے نص فرمائی ہے۔ یوں ہی

والد لیل علیہ علی ما یظهر للعبد
الضعیف و اللہ سبحانہ و تعالیٰ
اعلم انت تعداد الجہات
یوجب تعداد الاشخاص ولو
حکماً الاتری ان ابا یوسف
لما اعتبر تعداد الجہات ف
الفروع جعل کل فرع ذی جہتین
کفر عین کہما نصوا علیہ قاطبة
و كذلك محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جب جدات (دادیوں) میں جنمتوں کے متعدد ہونے کا اعتبار کیا تو ایک دادی کو دو یا کمی دادیوں کے برابر بنایا، جیسا کہ سراجیہ وغیرہ عام کتابوں میں ہے۔ خلاصہ یہ کہ اشخاص کے تعداد کے بغیر جماعت کے متعدد ہونے کا کوئی معنی نہیں اگرچہ تعداد اشخاص اعتباری ہو۔ چنانچہ امام محمد علیہ الرحمۃ نے جب یہاں پر اصول میں تعدد کا اعتبار کیا تو اگر اصول متعدد ہوں تو حقیقتاً تعدد حاصل ہو گا اس طور پر کہ ان کو تقسیم میں الگ الگ لیا جائیگا۔ پھر جو کچھ ان سب کو ملے گا وہ اس ایک فرع تک پہنچایا جائیگا جس پر اصول کی انتہا ہوتی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ لیکن اگر اصل ایک ہو اور اسکو

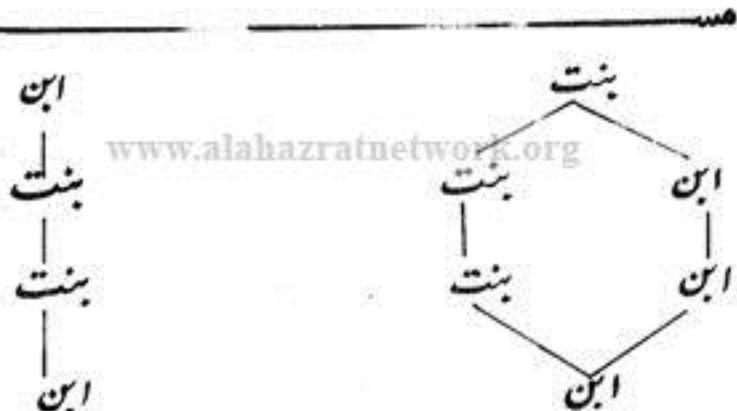
لما اعتبر تعدد الجهات في
المجّدات جعل الحبة حذتين
وحذّات، كما في
السراجية وغيرها عامّة الكتب
و بالجملة لا معنى لتعدد الجهة
الابعد الشخص ولو في الحال
فمحمد اذا اعتبره ههنا في
الاصول فات كانوا متعددين
فقد حصل التعدد حقيقة
باخذهم منفردين في
القسمة ثم يصل ما وصل
اليهم جميعاً الى الفرع الواحد
المنتهى بهم كما ذكرنا اما اذا
كان اصل واحداً وقد اخذ

عہ اُس صورت سے احتراز ہے کہ جب وہ
ایسے بطن میں واقع ہو جو مذکور و مونث کے
اعتبار سے متفق ہے کیونکہ وہ اس پر تقسیم
نہیں کیا جاتا جس میں ایک اصل ہے چاہے
اس کی فرع کی ایک جماعت ہو یا متعدد جمتوں
ہوں جیسا کہ نہیں لحاظ کیا جاتا اس کا جس میں
ایک بدن ہو چاہے اس کی فرع میں ایک
بدن ہو یا متعدد۔ یہ اس لئے نہیں کہیا
جمتوں اور بدنوں کا اعتبار نہیں کیا جاتا بلکہ
(باقی صفحہ آئندہ)

عَدْ احْتِرَازِ اعْمَادِ اذْوَاقِهِ فِي بَطْنِ
مُتَقَوِّلِ بِالذِّكْرِ وَالاَنْوَثَةِ فَانْهِ
لَا يَقْسِمُ عَلَى مَنْ فِيهِ اَصْلَاسُواءُ
كَانَ لِفَرْعَوْنَ جَهَةً اُوجَهَاتٍ
كَمَا لَا يَلْاحِظُ مِنْ فِيهِ بَدْنَاهُ
سُوَاءٌ كَانَ فِي فَرْعَوْنَ بَدْنَ اَوْ بَدْنَاهُ
وَلَيْسَ هَذَا لَانَّ الْجَهَاتَ لَوْ
الْابْدَانَ لَمَّا تَعْتَبِرُهُنَا بَلَّاتٍ
مَا يَصِيبُهُمْ يَجْمِعُ جَمِيعًا وَيَقْسِمُ عَلَى

لیکن میں لیا جائے تو اس میں جہت کا تعدد
خلا ہر ستمیں ہو گا سوا اس کے کہ اس
ایک اصل میں متعدد اصول کا اعتبار کر لیا جائے
اور تیرے نے اس مسئلہ کو واضح کر دے گا
وہ قول چوں کہتا ہوں وہ یہ کہ کسی شخص نے
ایک بیٹی کے پوتے کا بیٹا چھوڑا اور وہ اسی
بیٹی کی نواسی کا بیٹا بھی ہے ۔ اور
اس کے ساتھ ایک بیٹے کی نواسی کا
بیٹا بھی چھوڑا ہے ۔ مسئلہ کی صورت
اس طرح ہے :

فـ الـ قـسـمـةـ فـلـاـ يـظـهـرـ اـعـتـبـارـ
تـعـدـدـ الـجـهـةـ فـيـهـ الاـ باـعـتـبـارـهـ
اـصـوـلاـ مـتـعـدـدـةـ وـيـوضـحـ
لـكـ هـذـاـ مـاـ اـقـولـ
لـيـكـ اـبـتـ اـبـنـ اـبـنـ بـنـتـ
هـوـابـتـ بـنـتـ بـنـتـ تـلـكـ
الـبـنـتـ اـيـضـاـ وـمـعـهـ اـبـتـ
بـنـتـ بـنـتـ اـبـتـ
هـكـذـاـ :



اگر ہم میں کو اس کی فرع میں تعداد و جماعت کے پائے جانے کی وجہ سے دو یہاں بنائیں

فولمه نجعل البنت لتعدد
الجهة في فرعها بنتين

(لپکیہ حاشیہ صفحہ گزشہ)

اس نے ہے کہ جو کچھ اُن کو ملے گا وہ جمیع کر کے
ان کے نیچے والوں پر تقسیم کیا جائیگا اسدا
اُس کو تقسیم کے ذریعے متفرق کر کے ہر اس

ما تتحمّل فلاداً في الفريق
بالتقسيم ثم جمع ذلك المتفرق
كملاً يخفى على منه -

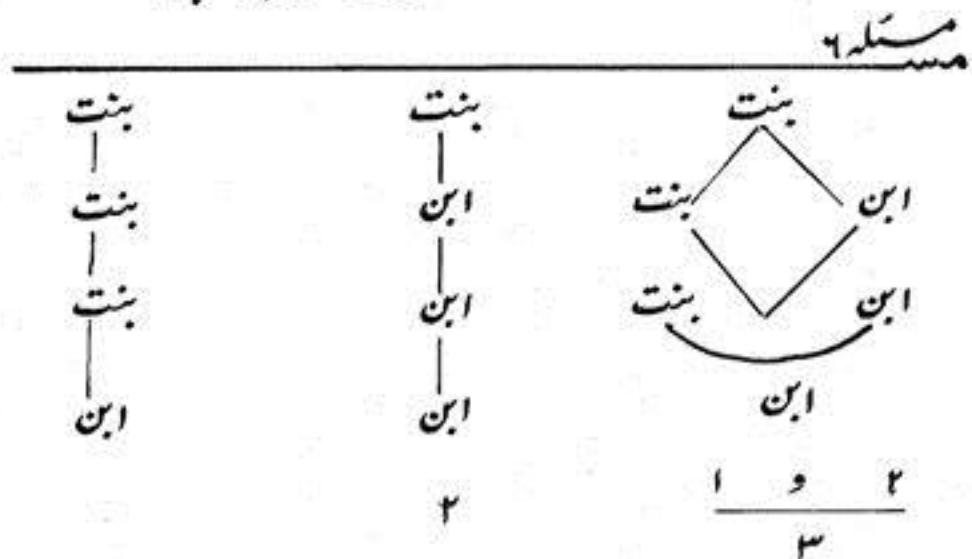
متفرق کو جیج کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جیسا کہ پوشیدہ نہیں ۱۲ منہ (ت)

تو مسئلہ تین سے بنے گا۔ اس میں سے دو تھائی بیٹی کی فرع کے لئے جبکہ ایک تھائی بیٹی کی فرع کے لئے ہو گا اس نے کہ جب تو نے ماں کو تین حصے بناتے ہوئے پہلے بطن پر تقسیم کیا کیونکہ وہ مذکور و موصوف کے اعتبار سے مختلف ہے تو بیٹی کی فرع کو دو حصے ملے جو اس کے باپ کا حصہ ہے اور سب سے اپر والی بیٹی کو ایک حصہ ملا اور اس کے نیچے دو بطنوں میں اگرچہ مذکور و موصوف کے اعتبار سے اختلاف ہے لیکن اس اختلاف کا اعتبار کجھے اور کسر کی وجہ سے مسئلہ میں ضرب دینے کی کوئی ضرورت نہیں اس نے کہ جو کچھ مذکور فرق اور موصوف کو ملا اسے اس فریق کی آخری فرع سمیٹ لے گی چنانچہ موصوف کی فرع کو ایک اور اس کے صاحب (مقابل) کو دو ملیں گے راوی اگر پہلا وارث دو قرابوں والا نہ ہو جیسا کہ وہ فقط بیٹی کے پوتے کا بیٹا ہو یا فقط بیٹی کی نواسی کا بیٹا ہو تو اس صورت میں بھی تقسیم ویسی ہی ہو گی جیسی پہلے ہوئی یعنی بیٹی کی فرع کو ایک اور اس کے مقابل کو دو حصے ملیں گے چنانچہ اس کو قرابت کی متعدد جمیتوں سے بھی اُتنا ہی حصہ موصول ہوا جتنا ایک قرابت والے کو ملتا ہے۔ یہ خلاف مفروض ہے بلکہ اس کے کہ جب ہم بیٹی کو دو بیٹیاں فرض کر لیں تو اس صورت میں

لکانت المسئلة من ثلاثة ثلاثاً ها لفرع الابن و ثلاثة لفرع البنت لأنك اذا قسمت المال على البطن الاول لاختلافه ذكرورة وانوثة اشلات اصاب فرع الابن اثنان نصيب ايها وكانت للبنت العليا واحد وتحتها ف البطنين وان كانت اختلاف ذكرورة وانوثة لكن لا حاجة الى اعتباره والضرب في المسئلة لانكسارة لافت كل ما يصيب طائفه الذكر والانوثة تتعهدها اما يحوزه فرعها الاخير فيكون له واحد ولصاحبها اثنان ولو لم يكن الاول ذا قرابتين كانت كان ابن ابنت ابن بنت فقط او ابن بنت بنت بنت فحسب لكان التقسيم ايضا هكذا له واحد ولصاحبها اثنان فلم يصل اليه من تعدد جهات قرابته الاماكات يصل لذى قرابه واحدة هف بخلاف ما اذا جعلنا البنت بنتين فان المسئلة تكون

مسئلہ دو سے بننے لگا، کیونکہ بیٹا و بیٹیوں کے برابر ہوتا ہے، لہذا مال دُو فرعوں کے درمیان نصف نصفت ہو گا۔ اور یہ فقط اس لئے ہے کہ بیٹی کی فرع دُو قراہتوں والی ہے ورنہ اسے ایک اور بیٹی کی فرع کو دُو ملتے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس حال میں کہ جو اسی کی ذات کے لئے بے قطعی دلیل ہے نیزاں کو واضح کرتا ہے وہ قول چو میں کہتا ہوں، اولاً جانتا چاہئے کہ دُو بھتوں والا انگل اگانگ تین رکھنے والے دُو کے برابر ہوتا ہے مثلاً ایک بیٹی کے پوتے کا بیٹا ہو اور ایک دوسری بیٹی کی تو اسی کا بیٹا ہو اور ان دونوں کے ساتھ ایک اور بیٹا موجود ہو جو ان دونوں بیٹیوں کا جامع ہو تو یہ پہلے دونوں بیٹیوں کے برابر ہو گا مسئلہ کی صورت اس طرح ہے:

جیتنڈ من اثنین لان الابن یساوی
البنتین فیکوت المال بین الفرعین
نصفین و ما هوا لا تکوت فرع
البنت ذاقر ابتيں والا لاصاب هو
واحداً و فرع الابن اثنین و هذا
بعوت اللہ تعالیٰ ولو جهہ الحمد
دلیل قاطع و یوضح ایضًا
ما اقول یعلم اولاً ان
ذاجھتین مساوی لاثنین ذوی جمۃ
مشلاً ابنت ابنت ابنت بنت
وابنت بنت بنت بنت آخر
وآخر یجمجم النسبین فهذا
یساوی الادلین هکذا



ہم نے دوسرے بطن پر تقسیم کی کیونکہ وہی پہلا

قسمنا علی البطن الثاني لانه اول

بطن ہے جس میں مذکورہ موتنت کے اعتبار سے اختلاف واقع ہوا۔ اس بطن میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں، چنانچہ مسئلہ چھ سے پہنچ گا جس میں سے چار مذکورہ فرائی اور دو موتنت فرائی کے لئے ہوں گے پھر ان دونوں فرائقوں کے نیچے کسی بطن میں مذکورہ موتنت کے اعتبار سے کوئی اختلاف نہیں، لہذا پہلے بیٹے کو اس کے باپ کی طرف سے دو حصے میں گے یونہی دوسرے بیٹے کو بھی (اس کے باپ کی طرف سے دو حصے میں گے) اور پہلے بیٹے کو بھی اس کی ماں کی طرف سے ایک حصہ ملے گا یونہی تیرسے بیٹے کو بھی (اس کی ماں کی طرف سے ایک حصہ ملے گا) تو اس طرح پہلے بیٹے کو تین حصے ملے جو باقی دونوں بیٹیوں کے مجموعی حصوں کے برابر ہیں اور یونہی ہونا چاہئے کیونکہ وہ ان دونوں کی قرابتوں کا جامع ہے۔ اور شانیسا جاننا چاہئے کہ یہ دونوں مذکورہ جمیتیں جو مثال کے طور پر بیٹیوں کی جانب میں ہیں اُن کا مجموعہ اس ایک جمیت کے برابر ہے جو بیٹے کی جانب میں ہے جبکہ اس کا صاحب نہ تو وارث ہو اور نہ ہی وارث کی اولاد ہو، جیسے پوتی کی اولاد کی اولاد۔ صورت مسئلہ یوں ہوگی :

لبطن وقع فيه الاختلاف وفيه
ابيات وبنات فالمسئلة من
ستة اربعة لطائفه المذكورة
واثنتان لطائفه الاناث ثم
لاخلفت تحت شف من الطائفتين
في بطنه ما في صلب الابن الاول
من ابيه اثنين وكذلك
الابن الشاف والابن
الاول من امه واحد و
كذلك الابن الثالث
فيكون للابن الاول ثلاثة مثل
المجموع الباقيتين وهذا
كان ينبغي لانه خامسا
لقرباته مما جماعا و
ليعلم ثانيا اثنتين
الجهتين المذكورتين
مثلا في جانب البنات
مجموعهما مساوا لجهة
واحدة في جانب الابن
اذالم يكت صاحبها وارثا
ولا ولد وارثا كولد ولد
بنت ابن هكذا :

ابن	بنت	بنت
بنت	بنت	ابن
ولد	بنت	ابن
ولد	ابن	ابن
۱	۱	۲

ہم نے ان دونوں بطنوں میں اولاد کے ساتھ ماس لئے تصریر کی تاکہ یہ مذکور و موصوف دونوں کو عام ہو جائے اس لئے کہ دونوں صورتوں میں حکم مختلف نہیں ہوتا۔ مسئلہ ۲ سے بننے کا کیونکہ ایک پیٹا دو یہیں کی مثل ہے چنانچہ ہے کا حصہ اس کی آخری فرع کو ٹکڑا جگہ یہیں کے فریق کا حصہ تین حصے بننے پر دوسرے بطن میں تقسیم ہو گا۔ اصل مسئلہ یعنی دو کوتیں میں ضرب دی جائے گی تو اس طرح چھ سے مسئلہ کی تصحیح ہو گی جس میں سے تین بیٹی کی فرع کو ملیں گے اور دو اس بیٹی کو ملیں چھ بیٹیوں کے فریق کے دوسرے بطن میں جگہ ایک بیٹی کو ملے گا جو اس بطن میں پھر ان دونوں کے حصے ان کی فروعوں کی طرف منتقل ہوں گے۔ چنانچہ جو کچھ دونوں بیٹیوں کی فروعوں کو ملا وہ بیٹی کی فرع کو ملنے والے حصوں کے برابر ہے۔ اس تمهید کے بعد ہم کہتے کہ یہ اس وقت ہے جب دو الگ الگ جہتوں والے اور ان دونوں جہتوں کا جامع یہیں کی جانب سے جمع ہوئے ہیں

دانہ عبرنا فیهما بالولد یعمر الذکر والانثی فات الحکم لا يختلف المسئلة من اثنين لافت ابن ابنتين فنصيب الابن لفرع الآخر ونصيب طائفۃ البنات يقسم ف البطن الثالث اثلاث فتصدر المسئلة ف ثلاثة وتصح من ستة ثلاثة منها لفرع الابن واثنان لابن الكاف ف البطن الثالث من طائفۃ البنات واحد للبنت التي فيه ثم ينتقلات الى فرع عيما فيكون مالفرع عيما البنتين مساوية لما كانت لفرع الابن وبعد تمهيد هذان قول اذا اجتمعوا على صاحبی الجھتين وجماعهم من جانب البنات

اور اگر یہی صورت بیٹوں کی جانب سے متحقق ہو تو یہی مذکورہ بالا دو مقدموں کی بنیاد پر حکم ہی ہو گا کہ مال ان کے درمیان تین حصوں کے طور پر منقسم ہو گا، ایک تھامی دو ایک الگ جہتوں و دونوں کے لئے اور ایک تھامی بیٹے کی فرع کے جامع کے لئے اور ایک تھامی بیٹے کی فرع کے لئے، کونکرد وہ سب آپس میں مساوی ہیں۔ جیسا کہ تو پہچان چکا ہے۔ اور یہ اُسی وقت ہو گا جب دونوں جہتوں کی جامع فرع کی اصل کو دو اصلیں فرض کیا جائے۔ صورتِ مسئلہ یوں ہو گی:

وفرع کذا ف مب جهہ
الابناء بحکم المقدمةتين
المذکورتين اف يکون
المال بينهم اشلاقاً ثلاثة
لصاحبین وأخر للجائع
وآخر للباقي لتساويهم
جميعاً كما عرفت وهذا
انما يتّفق اذا اعتبر
اصل الفرع الجائع
اصليت هكذا :

مسئلہ ۳ × ۹

بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
ولد	بنت	ولد	بنت	ولد
ولد	ابن	ابن	ابن	ابن
$\frac{1}{3}$	۱	۱	۱	۲
				$\frac{۳}{۵}$

ہم نے پہلی بیٹی کو دو بیٹیاں فرض کیا تو اس طرح پہلے بطن میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں ہو گئیں جو کہ دو بیٹوں کے برابر ہے۔ بطور اختصار یہ کہ تین بیٹے ہو گئے۔ چنانچہ مسئلہ تین سے بنتے کا جن میں سے ایک بیٹے کی فرع کیلئے اور دو بیٹیوں کے فرقی کے لئے ہوں گے۔ اور ان بیٹیوں کے نیچے دوسرے بطن میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں لیکن تین بیٹے ہو گئے۔ اور دو

اعتبرنا البنت الاولى بنتين فكان في البطن الاول
ابن واربع بنتات كابنتين وعلى الاختصار ثلاثة
ابناء فالمسئلة من ثلاثة واحد منها الفرع الابن
واثنان لطائفه البنات وتحتهان في البطن
الثانى ابناه وبناتان اى
كثلاثة ابناء ولا يستقيم
اثنان عليهم فتضرب المسئلة
في ثلاثة تکن من تسعة

ان تین پر تقسیم نہیں ہو سکتے۔ لہذا مسئلہ کو تین میں ضرب دی جائے گی تو حاصل ضرب نو (۹) ہو گا، اور اسی سے مسئلہ کی صحیح ہو گی بیٹھے کی فرع کے لئے نو میں سے تین جبکہ بیٹھوں کے فرع کے لئے پھر حصے ہونگے جو دوسرے بطن میں تین پر تقسیم ہو جائیں گی، جن میں سے دو حصے دونوں بیٹھوں کے لئے ہوں گے جو عدم اختلاف کے سببے ان دونوں کی فروع کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ اور چار حصے دونوں بیٹھوں کے لئے ہوں گے جو کہ اس طرح ان کی فروعوں کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ لہذا دونوں جھتوں کے جامع بیٹھے کو تین حصے میں گے دو باپ کی طرف سے اور ایک ماں کی طرف سے۔ اور دو انگ انگ قرابتیں والوں کے لئے۔ دو اور ایک یعنی مجموعی طور پر تین حصے بنے۔ اور بیٹھے کی فرع کے لئے بھی تین حصے ہونگے جیسا کہ دونوں مذکورہ مقدموں کا حکم ہے بخلاف اس کے کہ جب اصل کو دو اصلیں فرض نہ کیا جائے کیونکہ اس صورت میں بیٹھے کی فرع کا حصہ باقی دونوں بیٹھوں کے حصوں سے زائد ہو جائے گا۔ صورت مسئلہ یوں ہو گی:

و بها تصح لفرع الابن
منها ثلاثة ولطائفه البنات
ستة تنقسم في البطن
الثاف اشلاق للبنين
اثنتان منتقلات الى
فرعيهما العدم الاختلاف
وللبنين اربعه منتقلة
كذلك الى فرعهما فيصيب
الابن الجامس ثلاثة اثنان
من ابيه واحد من
امه وصاحبي القرابتين
اثنتان واحد مجموعهما
ثلاثة وللفرع الابن
 ايضا ثلاثة كما كانت
 حكم المقدمتين المذكورتين
 بخلاف ما اذا لم يعتبر
 الاصل اصلين فانه
 يزيد حينئذ سهم الابن
 على السهرين الباقيين
 هكذا:

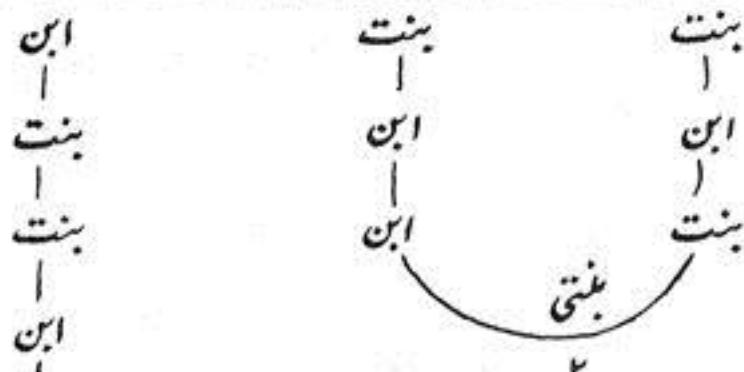
مسئلہ ۵ × ۱۱۷

ابن	بنت	بنت	بنت	بنت
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
ولد	بنت	ابن	بنت	ابن
ولد	ابن	ابن	بنت	ابن
۳	۱	۲	۱	۳

اور بیان ظاہر ہے، یہ خلاف مفروض ہے۔ پس ظاہر ہو گیا کہ اصول میں تعدد جمادات کا اعتبار ذوات میں تعدد کے اصول سے ہی ہوتا ہے۔ اگر وہ تعداد حقیقتاً ہو تو قبہا جیسا کہ ان مثالوں میں ہے جن کو مشائخ نے کتابوں میں ذکر فرمایا اور نہ حکمی طور پر تعدد کا اعتبار کرنا اور قسمیں میں ایک اصل کو دو اصلیں شمار کرنا ضروری ہو گا۔ اور یہ اس شخص کے لئے بھی ظاہر ہو جاتا ہے جو مشائخ کی بیان کردہ اس صورت میں غور کرے جو انہوں نے دو اصولوں سے حاصل ہونے والی جماعت کے بارے میں بیان کی ہے۔ جیسے کسی شخص نے ایک بیٹی کی پوتی کی دو بیٹیاں چھوڑی ہیں اور وہی دونوں میتت کی دوسری بیٹی کے پوتے کی بھی بیٹیاں ہیں۔ اور ان کے علاوہ ایک بیٹی کی تواصی کا بیٹا چھوڑا ہے۔ صورت مسئلہ یوں ہو گی:

والبيان ظاهر هفت فظهران
اعتبار تعدد الجهات في
الأصول إنما يكون بحصول التعد
في الذوات فان كانت
حقيقة فذالك كما في الأمثلة
التي ذكروها في الكتب
والواجب اعتباره حكمها وعد
الأصل أصلية في القسمة
ويظهر هذا المفت تأمين فيما
صوره أيضا من كون
الجهة من الأصول كما إذا
ترك بنت بنت ابن
بنت هما أيضا بنت ابن
ابن بنت أخرى وإن
بنت بنت ابن بهذه
الصورة :

مسئلہ ۳



۲

مسئلہ تین سے بننے کا کیونکہ پہلے بطن میں ہر بڑی دو بیٹیوں لیعنی ایک بیٹے کے برابر ہے گویا کہ وہ تین بیٹے ہو گئے اور تین سے ہری مسئلہ کی تصحیح ہو گی۔ ایک حصہ بیٹے کی فرع کو جکہ دو حصے دونوں بیٹیوں کو ملیں گے۔ اور میرے بطن میں الگ قسم تین پر ہوتی ہے کیونکہ اس میں ایک بیٹی، بیٹے کی مثل ہے، اور ایک بیٹا دو بیٹیوں کی مثل ہے۔ اور دو کا تین پر تقسیم ہونا بلا کسر درست نہیں، لیکن جکہ آخری بطن میں فقط دو ہی بیٹیوں پر تقسیم ہوتی ہے اُن دونوں کو ایک تھامی پاپ کی طرف سے اور ایک تھامی ماں کی گز سے موصول ہو گا۔ تو ہر ایک کیلئے مکمل شدھ ہو گا۔ اور ضرب کی ضرورت پیش نہیں آیگی، لہذا اصول میں دو بیٹیوں کو چار بیٹیوں کی طرح بنانا فقط اس اعتبار سے ہے کہ فروع میں جمیت کا تعدد اصول میں تعدد کو ثابت کرتا ہے۔ اور یہ محض فروع کے ابدان کے

المسئلة مت ثلاثة لات كل
بنت ف البطن الاول كبنتين
اى كابت ف كانهم ثلاثة
بنين و منها تصح واحد
لفرع الابن واشات للبنتين
والتقسيم في البطن الثالث
وات كانت على ثلاثة لات
فيه بنتا كابت و ابنا
كابنين لا استقامه على ثلاثة
لاشين لكت لها كانت الانقسام
في البطن الاخير على بنتين
فحسب يصل كلها منها
ثلاث من قبل الاب و ثلاث من
قبل الام ف كانت لكل واحدة
كملا ولاحاجة الى الضرب فجعل
بنتين في الاصول كاسابع بنات انما
اق من جهة ان تعدد الجهة في
الفروع او سث المعددة في

اعتبار سے نہیں کیونکہ ابدان تو فقط دو میں جیسا کہ اصل میں فقط دو بیٹیاں ہیں تو انھیں چار بیتاں فقط تعددِ جہات کی وجہ سے ہے۔ اگر تو کہے کہ جب دونوں فرعنیں دو اصولوں میں سے ہر ایک کی فرعنیں ہیں تو کل فرعنیں چار ہو گئیں گویا کہ دو بیٹیاں باپ کی جانب سے اور دو ماں کی جانب سے ہیں۔ تو اس طرح اصول بغير تعدد فروع کے متعدد نہیں ہوئے۔ میں کہوں گا فرع میں جہتوں کا متعدد ہونا یہ دن میں کثرت کو ثابت نہیں کرتا۔ چنانچہ زید اس وجہ سے دو زید نہیں بن جاتا کہ وہ اپنے باپ کا بھی بیٹا ہے اور اپنی ماں کا بھی، لہذا دو فرعوں کا چار بن جانا نہیں ہوا مگر تعددِ جہات کی وجہ سے۔ اور تم اس کو دو اصولوں کے چار ہونے کے لئے مستلزم قرار دے چکے ہو تو غیر شعوری طور پر تم نے وہی بات کہہ دی جو ہمارا قول ہے۔ خلاصہ یہ کہ جب مذکورہ بالا دونوں مقد�ے سچے ہوں اور یوں کہا جائے کہ جب جہات متعدد ہوں تو فروع متعدد ہوتی ہیں اور جب فروع متعدد ہوں تو اصولاً متعدد ہوتے ہیں جیسا کہ تم اعتراف کر چکے ہو۔ تو نتیجہ کا سچا ہونا واجب ہے۔ اور یوں کہا جائے گا کہ جب جہات متعدد ہوں تو اصول متعدد ہوں گے۔ اور یہی ہمارا مقصد ہے۔ یہ وہ ہے جو

الاصل وليس هذا مت قبل ابدان الفروع فحسب فانما هما ثبات لا غير كما ان الاصل بناء لا غير فالتربيع لم يأت الا لاجد الجهات فات قلت لما كانت الفروعات فرع كل من اصلين كانت اكارة فروع كانها بثبات من قبل الاب وبثبات من قبل الام فلم تتعدد الاصل الاب بعد الفروع قلت تعدد الجهات في فرع لا يوش تكتشف بدن فزيد لا يصير مزيديت تكونه ابن ابيه وابن امه فالتربيع في الفرعين ما جاء الاب بعد الجهات وجعلهما مستلزم لتربيع الاصلين فكان ذلك قوله امتكم بقولنا من حيث لا تشعر ون وبالجملة اذا صدق المقدمان القائلتان كلما تعددت الجهات تعدد الفروع وكلما تعددت الفروع تعددت الاصول كما اعترفتم وجب صدق النتيجة القائلة كلما تعدد الجهات

قدرت والے بادشاہ جس کی بزرگی غالباً
کی مدد کے محتاج بندے کے لئے ظاہر ہوا
اور میں امید کرتا ہوں کہ ان شاری اللہ
تعالیٰ یہ درست ہو گا ، نہ زا
تجھ پر لازم ہے کہ تو اس کو حاصل کر
شاید تو اسکو ان سطور کے غیر میں نہ پائے۔ اور
اللہ تعالیٰ امور کی حقیقتوں کو خوب چانتا ہے۔ (ت)

تعددت الاصول وهو المقصود
هذا ما ظهر للعبد الفقر بعوته
الملك القدير عز جلاله وارجوا
ان يكون صوابا ان شاء الله تعالى
فعليك به فلعلك لا تيده في غير
هذه السطور ، والله تعالى اعلم
بحقائق الامور .

اب تقسیم مسئلہ کی طرف چلئے، اصل مسئلہ بوجہ زوجہ چار سے ہے اس کا فرض دے کر تین بچے جس کے مستحق پانچ بھائی اور آٹھ بھینیں برابر چار بھائیوں کے، گویا تو بھائی ہیں تین نو کو تین بار فنا کرتا ہے، لہذا مسئلے میں تین کی ضرب ہو کر بارہ ہوئے جس سے تین زوجہ کے اور پانچ طالقہ مردان اور چار طالقہ زنان کے۔ اب طالقہ مردان کے نیچے بطن دوم میں یہی دو بنت ہے اور ولید و ابن اور حمید ایک۔ مجموع تین ابن دو بنت، گویا چار ابن ہیں، بوجہ بیان مسئلے میں چار کی ضرب ہو کر اڑمالیش ہوئے، بارہ چھن آرا کے اور سیئیں طالقہ مردان اور سو لہ طالقہ زنان کے۔ یہ سیئیں یوں تقسیم ہوئے کہ یہیں کو پانچ اور طالقہ ذکور مسئلہ $3 \times 12 \times 3 = 108$ اور طالقہ زنان $12 \times 12 = 144$ اعنى ولید و حمید کے پندرہ، زوجہ طالقہ مردان طالقہ زنان

$\frac{۳}{۱۶}$	$\frac{۵}{۲۰}$	$\frac{۱}{۱۲}$
۱۹۲	۲۴۰	۱۳۲
اخ بکر	اخ عمرو	بنت سلمی
ابن حمید	ابن ولید $\frac{۱۵}{۲۰}$	ابن خالد
بنت حمیله	بنت سلمی	بنت سعاد
بنت حسینه	ابن سعید $\frac{۳۰}{۹۰}$	$\frac{۳۵}{۲۰}$
۲۵	۱۳۰	۶۵

یہ طائفہ پھر جدا جد اکر دے،
طائفہ ذکور کے بعد یعنی ثالث
میں اختلاف نہیں، رابع میں
ایک ابن سعید اور دو بنت
سعاد و حسینہ، گویا چار بنت
ہیں۔ پندرہ ان پر مستقیم نہیں
اور لیئے کوئی سعاد و سعید
ابن و بنت میں، اور پانچ تین
پر مستقیم نہیں لہذا ابو جہہ تباہ

ہمام و روس فریضیں دو نوں روں اعنى چار او تین بعدین معبر ہوئے اور یہ بھی مبارک میں بارہ کی ضرب سے پا تو سو چھتھ تر (۴۵، ۶۵) ہوئے، چون آرا کے ایک سو چالیس (۱۳۴) طالفہ زنان کے ایک سو بانوے (۱۹۲)، طالفہ مردان کے دو سو چالیس (۲۳۰) جن میں سے یعنی کوتاٹھ پنجے کو سعید کو چالیس، سعاد کو سیسیں ہو کر بٹ گئے اور ولید و حمید کے ایک سو اسی پون بے کہ سعید کو نوے ۹۵ اور سعاد و حسینہ کو سیتا لیس سیتا لیس۔ بالجملہ سعید کے مجموع ایک سو سیسیں ہوئے اور سعاد کے سیسیٹھ اور حسینہ کے سیتا لیس، تصریح طالفہ مردان کا مقضی ہے، اب طالفہ زنان یعنی اصل مسئلے سے اس طالفہ کے چار بھتے اس کے بطن شافی میں تین ابن ایک بنت ہے، ہر ایک مثل دو کے، گویا سات ابن میں تو مسئلہ چوراسی ۸۵ سے ہوا۔ طالفہ زنان کے اٹھائیں ان میں چار محبوبہ کے ہیں بطن شاث میں اس کے ابن و بنت محبوب و حمید یعنی تین مستقیم نہیں۔ اور چوبیں طالفہ ذکر فرید و مجید و مطلوب کے ہیں، بطن شالت میں فرید کا ابن شید

مسئلہ ۳ × ۱۲ × ۸۳ × ۳ مساحت		
زوج	طالفہ مردان	طالفہ زنان
$\frac{۳}{۲۸}$	$\frac{۵}{۳۵}$	$\frac{۱}{۲۱}$
$\frac{۸۳}{۸۳}$	$\frac{۱۰۵}{۱۰۵}$	$\frac{۶۲}{۶۲}$
اختت عمرہ	اختت بندہ	
ابن فرید	ابن مجید	بنت محبوبہ
بنت حسینہ	بنت چمن آرا	ابن مطلوب
بنت شہناز	ابن کلفام	بنت گلچہرہ
$\frac{۶}{۱۰}$	$\frac{۱۲}{۲۳}$	$\frac{۶}{۱۲}$
		$\frac{۱۸}{۱۸}$

دو ابن ہے، اور مجید کی بنت حسن آرا دو بنت، اور مطلوب کی اولاد محبوب و حمیدہ ایک ایک ابن و بنت، تو مجموع تین ابن تین بنت، یعنی نو بنت ہیں۔ چوپیں ۳۵ اور نو میں توافق بالشہد ہے تو روں طالفہ اتنی اعنى محبوبہ بھی تین ہوئے، اور روں س طالفہ ذکر بھو اعتبر و فتی تین ہی رہے انھیں تماشی ہے صرف تین کی ضرب ہو کر مسئلہ دو سو بادن سے ہوا جس سے طالفہ علیاء انس کے چوراسی ۸۵ ان سے بطن شافی میں محبوبہ کے بارہ کہ محبوب کو آٹھ، حمیدہ کو چار ہو کر بٹے اور وہ آٹھ کلفام اور یہ چار شہناز کو پنج گئے اور طالفہ ذکر کے بھتر کو بطن شالت میں رشید و حسن آرا محبوب و حمیدہ پر اشلاشا بٹے یعنی اس تازہ طالفہ ذکر رشید و محبوب کے اڑتا لیں اور

نئے طالفہ اناٹ حسن آراؤ جیدبہ کے چوبیس^{۳۳}، اب یہ طالفہ بھی جد اکر دیتے طالفہ ذکور کے نیچے ایک ابن دو بنت میں تو گلفام نے چوبیس^{۳۴}، حسینہ گلچہرہ نے بارہ^{۳۵} بارہ^{۳۶} بارہ^{۳۷} پائے، اور طالفہ اناٹ کے نیچے بھی ایک ابن دو بنت میں تو گلفام کو بارہ^{۳۸}، گلچہرہ و شہناز کو چھپڑھ ملے۔ یہ تصحیح باعتبار طالفہ اناٹ ہوتی، تصحیحیں میں توافق لبس السدس یا ربع التسع یعنی بھرہ من ستہ و لشین^{۳۹} جزو^{۴۰} ہے، اول کا وفت سولہ^{۴۱} ہے اور شانی کا سات، تو ان میں جس کو دوسرے کی دفت سے ضربی میلنے تصحیح چار ہزار بتیس ہوئے، تصحیح اول میں جس نے جو پایا تھا اسے سات میں ضرب دی اور تصحیح شانی کے سہام کو سولہ میں،

سعاد	سعید	حسینہ	گلچہرہ	گلفام	شہناز
۶۵	۱۳۰	۳۵	۱۸	۱۲	۳۳
۳۵۵	۹۱۰	۳۱۵	۲۸۸	۱۹۲	۱۰

تو حسینہ کے مجموع پانسو سات (۵۰۷) ہیں اور جن آرا کے ہر طرح ایک ہزار آٹھ، اور یہی وہ تقسیم ہے کہ مذکور ہوتی۔ والد تھا نے اعلم

مسئلہ ۲۴ جمادی الآخرہ ۱۳۱۸ھ

مسئلہ ۳۶ × ۳۶ = ۱۲۹۶

محمد یار

ازوجہ	ابن	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	بنت
حافظ جان	نیاز علی	محمد علی	کلن	محمد حسین	احمد	لبی جان	امیر علی
			۶	۱۰	۱۵	۱۵	۱۰
			۵	۱۰	۱۵	۱۵	۱۰
			۲۲۶	۳۳۰	۴۳۵	۴۳۵	۳۳۰
کان	لہیکونا						

اس کی وضاحت یہ ہے کہ پہلے حافظ جان مرا اور یہی بیٹے اور بیٹیاں ورشا، چھوڑے، پھر نیاز علی فوت ہوا اور باقی بہن بھائی وارث چھوڑے، پس یہ دونوں کا العیدم ہو گئے۔ اور مسئلہ نے بارہ کے عدے تقسیم

تو پیش آنکہ اولاً حافظ جان مرد وہیں اپناء و بنات ورثہ گزاشت باز نیاز علی گزشت و بقیہ اخوة و اخوات وارث داشت پس ایس ہر دو کات لہیکن شدندہ و مسئلہ بہ ۱۲ تقسیم یافت چاہ پس را

پاتی، چاروں میٹوں کو آٹھ حصے اور چاروں بیٹیوں کو چار حصے ملے۔ پھر امیر علی اور اس کے بعد محمد علی فوت ہوا باقی دو بھائی اور بہنیں چھوڑیں۔ پھر جن اور پھر بنی جان مر گئے اور وہی دو بھائی اور بہنیں ورشاہر میں چھوڑے۔ چنانچہ وہ چار حصے جوان تینوں کو پہنچتے ہیں وہ دو بھائیوں لیکن اور محمد حسین اور دو بہنوں لیکن احمدی اور بنی جان میں منحصر ہو گئے۔ اور ان چار شخصوں کو بجاۓ چھ کے دس حصے ملے۔ مسئلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ترکہ میں سے ایک سُدس لیکن چھٹا حصہ ($\frac{1}{4}$) محمد علی کو ملا اور باقی سارے حصے حصے ($\frac{5}{4}$) چار شخصوں پر اس طرح تقسیم ہونے ہیں کہ مذکور کا حصہ دو موٹنوں کے برابر ہو تو اس طرح یہ حصے چھ پر منقسم ہوں گے اور وہ پہلا عد و حبس کا چھٹا حصہ نکال کر باقی کو چھ پر تقسیم کریں وہ چھتیس^{۱۴} ہے۔ لہذا ہم نے چھتیس^{۱۵} سے مسئلہ بنادیا، اس میں سے چھ محمد علی کو اور کلن اور محمد حسین میں سے ہر ایک کو دشیں دشیں اور احمدی اور بنی جان میں سے ہر ایک کو پانچ پانچ حصے دیئے۔ لیکن ان کے بعد بنی جان فوت ہوتی اور وہی کلن اپنا بھائی

وارث چھوڑا چنانچہ ہم نے بنی جان کو تقسیم سے نکال دیا اور کلن کے حصے پندرہ کر دیتے۔ ان عجیب تصرفات کا فائدہ اس مشقت میں کافی حد تک تحقیف کرنا ہے جو مسئلہ کی تقسیم میں راہ پاتی ہے جیسا کہ معروف طریقہ پر چلنے والے شخص پر اس پسندیدہ طرز کے ساتھ موازنہ کرنے سے روشن ہو جاتا ہے۔ (ت)

ہشت وہر چار دختر را چھار باز اعیر علی بعدہ محمد علی مرد و باقی دو برادر و خواہر ان گزاشت باز جن باز بنی جان مردند و ہمیں اخوین و اخوات و رثہ گزاشتند پس چار سهم کہ بایں سہ می رسید درد و برادراعنی کلن و محمد حسین و دو خواہر اعنی احمدی و بنی جان منحصر گردید وایں چ رکسان را بجاۓ شش ذہ رسید و حاصل مسئلہ باس گرا رسید کہ از ترکہ میک سدس ب محمد علی ولقبیہ پنج اسد س بیس چھار اشخاص للذکر مثل حظ الانثیین برشش سهم منقسم۔ اول عدویکہ سدس او برا آور دہ باقی را برابر قسمت تو انہی سی و شش سست از بین مسئلہ کر دیم ۶ ب محمد علی ر رسید و بہریک از کلن و محمد حسین ذہ و بہریہ از احمدی و بنی جان پنج فاما بعد اینہا بنی جان مردہ و ہمیں کلن برادرش فارث گزاشتہ پس اور انیز برا آور دیم و سهم کلن پائزہ کر دیم فائدہ ایں تصرفات عجیبہ تخفیف عظیمی سست کہ در تقسیم مسئلہ را ہیافت چنانکہ بر سالک طریق معہود بموازنہ ایں طرز محمود روشن شود۔

مسئلہ	محمد علی	ع۶
زوجہ	ابن	ابن
محبوبن	وزیر علی	وزیر علی
کان لمیکونا		

زیرا کہ محبوبن را ہمین دو پسر وارث شدند اس نے کہ محبوبن کے یہی دو بیٹے وارث ہوئے باز وزیر علی را ہمین یک برا در پھر وزیر علی کا یہی ایک بھائی وارث ہوا تھا۔

مسئلہ ۱	احمدی	مع۵
زوج	ابن	بنت محمدی
کان لمیکونا		۱
لمثل ما مر فی محمد علی		۵

مسئلہ ۳۲	محمد حسین توافق بالنصف	صفت
زوجہ ثانیہ آسودہ	ابن من الشاہزادہ	بنت من الاولی
	بنت من الاولی	بنت من الاولی
	علی حسین	بنی
	بنی	بتولن
	۱۲	۲۵
	۲۵	۲۵
مسئلہ ۳۰	فاستقامت	کلن
زوجہ مونگا	ابن واحدیار	بنت بسم اللہ
	ابن واحدیار	
	۸۳	۳۲
	۸۳	۷۷
	۹۶	۴۰
مسئلہ	مصنف	مصنف

زوجہ مونگا	ابن واحدیار	بنت بسم اللہ
	ابن واحدیار	
	۸۳	۳۲

المبلغ ۵۴۶

الحیہ
احمد علی آسودہ علی حسین بنی بتولن مونگا واحدیار حامدیار بسم اللہ محمدی
۹۶ ۴۰ ۳۵ ۳۵ ۳۰ ۸۳ ۸۳ ۳۲ ۸۰
آسودہ کہ بعد انتقال محمد حسین حسب بیان سائل محمد حسین کا زرنقہ واثاثت الہیت
اپنے حصے سے زائد لے کر من اپنے دو سالہ بچے علی حسین کے چل گئے اور باڑہ سال سے

مفقود الخبر ہے علی حسین کے ستر سال عمر ہونے تک امامت رہیں اگر وہ زندہ معلوم ہوا سے دیئے جائیں یا مر گیا ہو تو اس کے ورثہ کو پہنچائے جائیں، اور اگر اس مدت تک پتا نہ چلے تو اس وقت جو اس کے وارث شرعی ہوں وہ پائیں آسودہ جو کچھ اپنے حصہ سے زائد لے گئی اگر اس کا مهر واجب الادام تھا اور وہ مال کے لئے بھی مقدار مهر واجب الادام سے زائد نہ تھا تو اس کا حصہ بھی بدستور اس کی ستر سال عمر ہونے تک امامت رہے، اور اگر زائد تھا تو اس کا الازام علی حسین نبا لغ پر نہیں صرف آسودہ کے حصے سے بنی و بتولن اپنے حصے کا نقصان وصول کر سکتی ہیں۔

وهو مسئلہ الظرف بخلاف جنس اور وہ مسئلہ ہے اپنے حق کی جنس کے غیر الحق المفتی به الآت علی جوان کو وصول کرنے پر کامیابی حاصل کرنے کا۔ الأخذ لله واللہ سبحانہ و تعالیٰ آج کے دور میں اس کو یعنی کے جواز پر فتویٰ ہے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

اعلم۔ (ت)

مسئلہ از صوبہ پنج علاقہ گوایار مرسلہ مولوی مبارک حسین صاحب
۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ایک بیوہ عورت نے وفات پائی اور اس نے جو ترکہ چھوڑا اس میں کچھ تو اس کا ذاتی ہی مال ہے اور کچھ ایسا ہے جو اس کے شوہر نے اپنی حیات میں اسے دے دیا تھا متوفیہ کا کوئی رشته دار قریب و بعید نہیں ہے نہ ذوی الغرض میں نہ عصبات میں نہ ذوی الارحام میں، غرضیکہ کسی قسم کا کوئی رشته دار نہیں ہے، متوفیہ کے شوہر کا ایک لڑکا اپنی عورت سے ہے اور وہ متوفیہ کے ترکہ کا دعویٰ کرتا ہے آیا ترکہ ذاتی متوفیہ اور اس کے شوہر کا دیا ہوا اس لڑکے کو ملنا چاہئے یا نہیں؟ اور اگر ملنا چاہئے تو متوفیہ کا ذاتی و شوہری دونوں یا ایک اور اگر نہ ملنا چاہئے تو وہ ترکہ کس کو ملنا چاہئے؟ عملداری ہنود ہونے کی وجہ سے بہت المال بھی نہیں ہے جو اس میں جائے بصیرۃ لا وارثی سرکار میں